اللہ ہمارا رب، حضرت خاتم الانبیاء ہمارا رسول، قرآن عظیم ہماری کتاب اور اسلام ہمارا مذہب ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۷۶ء بمقام مردانہ جلسہ گاہ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمائی:۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (الاخلاص: ۲ تا ۵)

پھر حضور انور نے فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جب جمعہ آئے تو تقاریر کے پروگراموں کی وجہ سے مختصر سا خطبہ دینا ہوتا ہے۔ مَیں آج کے اس مختصر سے خطبہ میں جماعت احمدیہ کے جو عقائد ہیں، جو ہمارا مذہب ہے، جس پر ہم ایمان لائے ہیں وہ بیان کر دیتا ہوں۔

ہم اس اللہ پر ایمان لائے ہیں جسے اسلام نے پیش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق قرآن کریم میں بڑا علم بھرا ہوا ہے۔ مَیں نے اس وقت ایک چھوٹی سی سورۃ کا انتخاب کیا ہے جس کو مَیں نے ابھی پڑھا ہے۔

اللہ احد ہے، اکیلا ہے، اُس جیسا کوئی اور وجود، اس جیسی کوئی اور ہستی نہیں ہے اور وہ خالق بھی ہے۔ اللہ کے علاوہ ہر چیز جو اس یونیورس میں، اس عالمین میں، ہر دو جہان میں پائی جاتی ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے اور جو مخلوق ہے اسے ہم خدا نہیں مانتے نہ مان سکتے ہیں۔ ہم صرف اس اکیلے ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں جس کی ذات اور صفات کی معرفت ہمیں اسلام

نے دی اور قرآن کریم نے بتائی۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اللہ اپنی ذات میں غنی ہے اپنے وجود کے لئے اپنی صفات اور ان کے جلووں کے لئے اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ مادے کی بھی اسے احتیاج نہیں کیونکہ مادہ بھی موجود نہیں تھا اس نے اسے پیدا کر دیا اور جب چاہے اسے مٹا دے۔ اس کی صفات کے جلوے کسی شکل میں کسی معنی میں بھی کسی غیر کے محتاج نہیں ہیں اور اللہ کے سوا ہر چیز اللہ کی محتاج ہے اپنے وجود کے لئے بھی کہ اگر وہ پیدا نہ کرتا تو کوئی چیز بھی موجود نہ ہوتی اور اپنے قیام کے لئے بھی کہ جب تک خدا تعالیٰ کی صفات سے اس کا تعلق قائم ہو وہ قائم رہتی ہے ورنہ فنا ہو جاتی ہے۔ یہ صفات بھی باقی اور صفات کی طرح ازلی ابدی ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ ''ہمیشہ'' میں بھی انسان کا دماغ وقت کی طرف جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں بالائے زمان و مکان ہے یعنی نہ مکان کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہ زمانہ کے ساتھ۔ یہ چیزیں تو ہمارے لئے ہیں، مخلوقات کے لئے۔ خدا تعالیٰ نہ زمانے میں بندھا ہوا ہے نہ کسی مکان میں محصور ہے بلکہ بالائے زمان و مکان اس کی ہستی ہے۔

اللہ کے سوا ہر چیز اس لحاظ سے بھی اس کے مقابلہ پر نہیں آ سکتی کہ جس کو خدا نے پیدا کیا وہ ازلی نہیں رہا اور جب وہ فنا ہو جائے، فنا اس پر وارد ہو جائے تو وہ ختم ہو جاتا ہے ابد کا سوال ہی نہیں رہتا۔ نہ خدا نے اپنے جیسا، اپنی جنس کا کوئی اور وجود جنا نہ وہ جنا گیا۔ اس میں بھی ازلی ابدی تصور ہے خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہستیاں اولاد پیدا کرتی ہیں جو زوال پذیر ہوں تا کہ جوان کے بچے پیدا ہوں وہ آگے ان کی جگہ لینے والے ہوں لیکن جس نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اس کو اس کی احتیاج بھی نہیں اور اس نے ایسا کیا بھی نہیں کیونکہ یہ اس کی صفات کے خلاف ہے اور ہمارے اللہ کو کسی اَور نے پیدا نہیں کیا کیونکہ هُوَ الْاَوَّلُ (الحدید:۴) سب سے پہلے اس کی ذات ہے جس سے پہلے کوئی ہے ہی نہیں اس نے اس کو پیدا کیسے کرنا تھا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ خدا تعالیٰ کی صفات میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں کوئی شریک نہیں اس معنی میں کہ جہاں کہیں اس کی مخلوق میں اور اس میں مماثلت یا مشابہت پائی جاتی ہے وہاں

بھی بنیادی طور پر اتنا عظیم فرق ہے کہ ان دو چیزوں کو ہم ایک نہیں کہہ سکتے مثلاً ہم کہتے ہیں کہ اللہ سنتا ہے اس کی ایک صفت اَلسَّمِیۡعُ بھی ہے اور انسان بھی سنتا ہے لیکن انسان کے سننے اور اللہ تعالیٰ کے سننے میں بنیادی طور پر بہت بڑا فرق ہے۔ خدا تعالیٰ سنتا ہے بغیر کسی آلہ کی احتیاج کے اور انسان سنتا ہے اپنے کان سے۔ خدا تعالیٰ سنتا ہے بغیر صوتی لہروں کے اس کو سننے کے لئے ان کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمارے کان کو صوتی لہروں کی اور وہ بھی خاص حدود کے اندر مقید لہروں کی ضرورت ہے جن کو صرف انسان کا کان سن سکتا ہے بعض دوسری لہریں ہیں جن کو بعض جانور سنتے ہیں انسان نہیں سن سکتا۔ مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی سنتا ہے اور انسان بھی سنتا ہے لیکن خدا تعالیٰ بغیر کسی مادے کی احتیاج کے، بغیر کسی کان کے سنتا ہے اور اس کو سننے کے لئے صوتی لہروں کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ سنتا ہے جو دعائیں ہم کرتے ہیں وہ صوتی لہروں کے ذریعہ سے اس تک نہیں پہنچتیں بلکہ وہ ان کے بغیر ہی سنتا ہے۔ ان لہروں کی اس کو ضرورت نہیں ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں ہمیں آنکھ کی ضرورت ہے ہم دیکھتے ہیں ہمیں سورج کی روشنی کی ہمارے اپنے وجود سے باہر کی روشنی کی ہمیں ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے بغیر آنکھ کے اور دیکھتا ہے کسی اَور نُور کے۔ وہ تو خود ہر دو جہاں کا نور ہے اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (النور:۳۶)

پس جہاں بظاہر تھوڑا سا اشتباہ پیدا ہوتا ہے یا مماثلت پیدا ہوتی ہے وہاں بھی اسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ بڑا عظیم فرق بتاتی ہے خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں اور انسان کی کچھ تھوڑی سی مشابہت میں۔

تَخَلَّقُوۡا بِاَخۡلَاقِ اللّٰهِ کو ہم اس معنی میں بھی لے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا تھوڑا سا حصہ انسان کو یا دوسرے جانوروں کو ملا ہے لیکن بڑا فرق ہے پس جہاں تک خدا تعالیٰ کی صفات کا تعلق ہے کوئی چیز اور کوئی وجود اس کی صفات میں شریک نہیں ہے۔

ہم اس اللہ پر ایمان لائے اس لئے ہمیں کسی غیر کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ قبروں پر جا کر سجدہ کرنے کی ضرورت ہے نہ کسی پیر کی پرستش کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک خدا ہے ہمارا جس کی ہمیں احتیاج ہے اور وہ ایک دَر ہے جس کو ہم ضرورت کے وقت

کھٹکھٹاتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور دَر کو پہچانتے بھی نہیں۔ یہ ہے ہمارا عقیدہ۔

ہمارے اس اللہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا محبوب ہے اور خدا نے ہمیں کہا کہ اگر تم میرا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو مَیں تم سے پیار کرنے لگ جاؤں گا چونکہ ہمارے خدا نے یہ کہا اس لئے ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسا انتہائی عشق رکھتے ہیں کہ کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے نہ کبھی ایسا عشق کیا اور نہ کرسکتا ہے کیونکہ ہمارا عشق اپنی انتہائی رفعتوں کو پہنچا ہوا ہے اور دوسرے عشق اور پیار وہاں تک نہیں پہنچے اور پہنچا اس لئے ہے کہ ہمارے ربّ نے ہمیں کہا کہ اگر تم میرا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو تو میرے محمد میرے محبوب سے تم پیار کرو اس کے بندے بنو (قُلْ یٰعِبَادِیَ میں اِس طرف اشارہ ہے) اور اس کی اتّباع کرو میرا پیار تمہیں مل جائے گا۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن عظیم کو نازل کیا اور یہ خدا کا کلام ہے اور یہ کامل اور مکمل شریعت ہے اور قیامت تک کے انسانی مسائل کو حل کرنے والا ہے۔ ہم پہلے تو غیب پر ایمان لانے کی طرح اس پر ایمان لائے لیکن جب خدا تعالیٰ کے اس عظیم کلام پر جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمارے ہاتھ میں پکڑایا ہم نے غور کیا جب ہم نے ادھوری عقلوں کو اندھیروں میں اِدھر اُدھر بھٹکتے دیکھا اور سر کے بل گرتے دیکھا اور مسائل حل کرنے کی بجائے مسائل پیدا کرنے والا پایا تو ہم نے محسوس کیا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن عظیم جیسی جو عظیم کتاب ہمیں دی ہے اور ان ادھوری عقلوں کو روشنی عطا کرنے والی اور انسانی مسائل کو حل کرنے والی ہے اور اس کے بغیر انسان کا گذارہ ہی نہیں ہے۔ آج نہیں تو کل انسان کو اپنی بقا اور اپنی ترقیات کے لئے یہ حقیقت سمجھنی پڑے گی۔

اِس اسلام پر ہم ایمان لائے ہیں وہ مذہب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اس پر ہم ایمان لائے ہیں کیونکہ خدا نے کہا تھا کہ اس پر ایمان لاؤ۔ ہم قرآن کریم پر ایمان لائے ہیں۔

مذہب کا ایک حصہ فِقہ ہے یعنی اپنے اجتہاد سے مسائل کے متعلق فتویٰ دینا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہماری فقہ حنفی فقہ ہے یعنی امام ابو حنیفہ کی جو فقہ ہے وہ جماعت احمدیہ کی فقہ ہے

اس اختلاف کے ساتھ کہ جہاں جماعت احمدیہ کا اجتہاد ہوگا وہاں جس حد تک یہ اجتہاد حنفی فقہ سے اختلاف رکھے گا تو ہماری فقہ ہمارا اجتہاد ہوگا لیکن جہاں جماعت احمدیہ کا اپنا کوئی اجتہاد نہیں وہاں ہم اپنے معاملاتِ نکاح ورثہ وغیرہ میں حنفی فقہ کے تابع ہیں لیکن بہت سی جگہ جہاں جماعت احمدیہ کے اجتہاد نے اختلاف کیا (مَیں یہ فقرہ جان بوجھ کر بول رہا ہوں مَیں جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا اجتہاد نہیں کہہ رہا بلکہ جماعت احمدیہ کے اجتہاد نے جہاں اختلاف کیا) وہاں ہم حنفی فقہ سے اختلاف کرتے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں کیونکہ تمام فقہاء کا اور ان کی جو مختلف فقہیں ہیں حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی وغیرہ ہر ایک نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ فقہی مسائل میں اختلاف ہوسکتا ہے اور وہ قابل اعتراض بات نہیں۔ یہ متفقہ فیصلہ ہے کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا۔ تو جو فیصلہ پہلے دے چکے اس میں دی گئی آزادی کے مدنظر اور جو نور ہم نے مہدی کے ذریعہ حاصل کیا اس کی وجہ سے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اجتہاد کریں اور جہاں ہمیں ایک نئی اجتہادی روشنی حاصل ہو وہاں ہم حنفی فقہ سے اختلاف کریں۔ ورنہ جہاں یہ بات نہیں یا جب تک کسی مسئلہ کے متعلق یہ نہیں ہم حنفی فقہ پر عمل کرنے والے اور اس کے پابند ہیں۔

اللہ واحد و یگانہ ہمارا اللہ، ہمارا ربّ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں ہمارے رسول، قرآن عظیم ہماری کتاب اور اسلام ہمارا مذہب ہے یہ ہے عقیدہ ہمارا۔ کوئی اور سمجھے کہ ہمارا کچھ اور عقیدہ ہے تو اس کو ہم اس کے خدا کے حوالے کرتے ہیں کہ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ وہ آپ ہی فیصلہ کرے گا۔ یہاں فیصلے مشکل ہو جاتے ہیں اور مذہب کا تو اصل ثواب اور اس کی جزا مرنے کے بعد ملتی ہے۔ پس جہاں انسان مرے گا اور خدا کے حضور پیش ہوگا تو وہ آپ ہی فیصلہ کر دے گا کہ کس کے دل میں کیا تھا اور کسی کے دل میں کیا نہیں تھا۔ بہرحال جو ہم محسوس کرتے ہیں اس کا اعلان کرتے ہیں اور جو ہم محسوس کرتے ہیں اس کا اعلان کرتے رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسلام سے دور لے جانے والی قرآن کریم سے پرے ہٹانے والی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہم سے چھیننے والی اور اللہ تعالیٰ سے ہمیں پرے جا کر دھتکارے ہوؤں میں شامل کرنے والی نہیں ہے ایسا نہیں ہوگا۔ اگلی نسلوں کو بھی ہم کہتے ہیں کہ تم خوش ہو کہ ہم نے تمہارے ساتھ یہ عہد کیا ہے کہ تمہیں اسلام سے دور نہیں جانے

دیں گے۔ کسی کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ تمہیں اسلام سے پرے لے جائے لیکن ہمارے عہد تو کمزور انسان کے عہد ہیں اس لئے ہم ہمیشہ اپنے ربّ سے دعائیں کرتے ہیں کہ

اے ہمارے ربّ! ہم نے جو محسوس کیا اس کا اعلان کیا جو تیری محبت اپنے دلوں میں پائی اس کے مطابق ہم نے تجھ سے اپنے پیار کا اعلان کیا اگر کہیں کوئی کمزوری اگر کہیں کوئی کوتاہی ہے تو معاف کر اور ہماری کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں واقع میں اور حقیقۃً اپنی نگاہ میں اپنے سچے عاشق بنا لے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم بنا دے اور قرآن کریم کی عظمت کو ساری دنیا میں قائم کرنے کا جو بیڑا ہم نے اٹھایا ہے اس میں ہمارا ممد اور معاون ہو اور وہ دن جلد آئیں کہ جب دنیا کے خطہ خطہ اور کونہ کونہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانے لگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار نوعِ انسانی کے دل جیت لے اور اپنے قدموں میں انہیں لے آئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۸؍جنوری ۱۹۷۷ء صفحہ ۲ تا ۴)